قیمت ششماہی اندرون ہند ۷ ہعہ

قیمت ششماہی بیرون ہند لعہ ۹

جلد ۲۳	مورخہ ۲۰ رمضان ۱۳۵۴ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۱۷ دسمبر ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۴۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ÷

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں ÷

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ ۱۲ دسمبر جموں تشریف لے گئے تھے۔ اور ۱۴ دسمبر کو واپس تشریف لائے۔
آج سے مولوی جلال الدین صاحب شمس نے رمضان المبارک کا درس قرآن مجید دینا شروع کیا ہے ÷

افسوس شیخ عبد الرحمٰن صاحب مسکین فرید آبادی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے۔ ۱۳ دسمبر بمقام دہلی بعمر ۶۵ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۱۵ دسمبر کو نعش بذریعہ لاری قادیان لائی گئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے احباب دعائے مغفرت کریں ÷

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روزوں کے متعلق بعض ضروری نصائح

فرمایا "مومن کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے۔ جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے۔ مگر اس کے دل میں یہ نیت درد دل سے تھی۔ کہ کاش میں تندرست ہوتا۔ اور روزہ رکھتا۔ اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے۔ تو فرشتے اس کے لئے روزہ رکھیں گے۔ بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو۔ تو خدا تعالیٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے۔ اگر کسی شخص پر اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے۔ اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے۔ کہ میں بیمار ہوں۔ اور میری صحت ایسی ہے۔ کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں۔ تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہونگے۔ اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے۔ کب اس ثواب کا مستحق ہوگا ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے۔ کہ رمضان آگیا اور اس کا منتظر ہی تھا۔ کہ آئے اور روزہ رکھوں۔ اور پھر وہ بوجہ بیماری کے نہیں رکھ سکا۔ تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں۔ اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں۔ ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش لیتے ہیں۔ اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہے تکلفات کا باب تو بہت وسیع ہے۔ اگر انسان چاہے۔ تو اس کے رو سے ساری عمر بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے۔ اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے۔ مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے۔ جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بفضلِ خدا ضرور ہوگا

جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر ہیں

ہمیں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بعض مقامات پر احرار نے یہ پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے کہ گورنمنٹ نے جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کو روک دیا ہے۔ لیکن یہ بالکل غلط اور محض شرارت ہے۔ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ انشاء اللہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو یقیناً ہوگا احمدی احباب کو بکثرت اس میں شریک ہو کر ان ایام کے برکات اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات سے مستفیض ہونا چاہئیے ؛

میر عبد السلام صاحب بی۔ اے کی ولایت سے واپسی

جناب میر عبد السلام صاحب بی۔ اے خلف حضرت میر حامد شاہ صاحب مرحوم ولایت سے واپسی پر پہلے قادیان تشریف لے گئے۔ اور پھر ۹ر دسمبر صبح چھ بجے کی گاڑی سے سیالکوٹ پہونچے۔ سٹیشن پر جماعت احمدیہ نے ان کا استقبال کیا۔ ان کے گلے میں بکثرت پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ اور احباب میر صاحب موصوف کے مکان تک ان کے ساتھ آئے۔ جہاں میر صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ اسی دن نماز عشا کے بعد مسجد میں آپ نے ایک مختصر تقریر کی۔ جس میں احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ولایت کے حالات بیان کئے۔ آخر میں آپ نے جماعت کو تاکید کی۔ کہ جماعت کا ہر فرد مرد ہو یا عورت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہر ایک مطالبہ پر لبیک کہے ؛ (نامہ نگار)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کئی سال سے طرح طرح کی مشکلات میں مبتلا ہے۔ جن میں مالی مشکلات زیادہ تکلیف دہ ہیں۔ احباب کشائش رزق اور پختگیٔ ایمان کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے ایک غیر احمدی بھائی کی ترقی کا سوال افسران بالا کے زیر غور ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامیاب کرے ایک احمدی از لاہور (۲) میرا لڑکا محمد اشرف کئی دن سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد احمد از مدان (۳) خاکسار کی اہلیہ کو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ اس کی صحت کاملہ کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔ خاکسار نظیم الرحمٰن قادیان (۴) اس سال کے دوران میں میرے خاندان کے چھ افراد بقضائے الٰہی فوت ہو چکے ہیں سب بھائیوں کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ از راہ شفقت و ہمدردی ہمارے لئے خاص طور پر دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آئندہ ان صدمات سے محض اپنے فضل سے محفوظ رکھے۔ خاکسار ملک غلام حسین رہتاسی قادیان ؛

ولادت

۱۲ر نومبر خاکسار کے ہاں میرا لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کا نام کریم الدین احمد تجویز فرمایا ہے احباب اس کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دُعا فرمائیں ؛
خاکسار محمد الدین ہیڈ کنسٹیبل پولیس لاہور

دعائے مغفرت

غلام حیدر خان صاحب چک ۳۶ شمالی علاقہ سرگودھا جو نہایت مخلص احمدی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے ۱۱ر دسمبر کو وفات پاگئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار حسن خاں از مٹھہ ٹوانہ

لکھنؤ میں احرار کو شکست فاش

امسال لکھنؤ کے میونسپل انتخابات میں احرار نے ایک صاحب نصیر الدین نامی کو حلقہ یحییٰ گنج سے کھڑا کیا۔ یہ صاحب بندروں کی تجارت کرتے ہیں۔ اور متمول آدمی ہیں۔ چونکہ احرار کو ایسے اشخاص کی تاک لگی رہتی ہے۔ لہٰذا انہوں نے غالباً اسی اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے ان صاحب کو مولوی انیس احمد صاحب عباسی بی۔ اے۔ ایڈیٹر روزنامہ حقیقت ڈیموکریٹ کے مقابلہ پر کھڑا کر دیا۔ اور مولوی صاحب ممدوح کو "قادیانی" اور "قادیان نواز" وغیرہ مشہور کرنا شروع کر دیا۔ لیکن احرار باوجود اس قسم کے ذلیل پروپیگنڈے کے خائب و خاسر رہے۔ اور مولانا انیس احمد صاحب کو شاندار کامیابی حاصل ہوئی۔ اور ان کے نمائندہ نصیر الدین صاحب کو سخت ناکامی نصیب ہوئی۔ امید ہے آئندہ لکھنؤ کے انتخابات میں احرار ایسی جرأت نہ کرینگے۔ ورنہ اس سے زیادہ روز بد دیکھنا ہوگا۔ ہم مولوی انیس احمد صاحب بی۔ اے کی خدمت میں ہدیۂ مبارکباد پیش کرتے ہیں
(نامہ نگار از لکھنؤ)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۴ و ۱۵ر دسمبر ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے ؛

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۱	رضیہ بیگم صاحبہ	ضلع گورداسپور	۱۱	عالم بی بی صاحبہ اہلیہ چنن دین صاحب	قادیان
۲	غلام فاطمہ صاحبہ	"	۱۲	بیگم بی بی صاحبہ	"
۳	محمدی صاحبہ	"	۱۳	فاطمہ بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۴	بھاگ بھری صاحبہ	ضلع گجرات	۱۴	برکت بی بی صاحبہ	"
۵	حسین بی بی صاحبہ	قادیان	۱۵	مقبول صاحبہ	"
۶	علم بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور	۱۶	صغرہ بیگم صاحبہ	لاہور
۷	حاکم بی بی "	"	۱۷	سراج دین صاحب	ضلع گورداسپور
۸	رسول بی بی "	"	۱۸	اللہ رکھا صاحب	ضلع سیالکوٹ
۹	حاکم بی بی "	"	۱۹	نور مرزدکا صاحب	سیلون
۱۰	عالم بی بی صاحبہ اہلیہ اللہ دتا صاحب	قادیان	۲۰	عائشہ مبارکہ صاحبہ	"

لاہور میں گرم کپڑے دھونے کی فرم

بطور اطلاع لکھا جاتا ہے کہ لاہور میں ایک مسلم فرم نکلی ہے۔ جو ریشمی اور گرم کپڑوں کو بغیر پانی کے صاف کرتی ہے۔ اس کا پتہ حسب ذیل ہے۔ دی ہیرس کیمیکل کلینرز اینڈ ڈائیرز کرپا رام بلڈنگ سی مال لاہور (پرائیویٹ سیکرٹری)

قادیان کی گلیوں میں بجلی کی روشنی

قادیان ۱۵ر دسمبر۔ سمال ٹاؤن کمیٹی نے گلیوں میں بجلی کی روشنی کا جو انتظام کیا ہے۔ اس کے ماتحت آج پہلی دفعہ بجلی کی روشنی کی گئی ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ رمضان ۱۳۵۴ھ

مولوی عطاء اللہ کی رمضان میں گرفتاری اور سزایابی

احرار نہ صرف اسلام سے بے بہرہ ہیں بلکہ حد درجہ کے بے ادب اور گستاخ بھی ہیں

(۱)

مولوی عطاء اللہ صاحب نے جب سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی شیطنت کا اظہار ایک منظم اور زیادہ نمایاں صورت میں کرنا شروع کیا ہے۔ اسی وقت سے رمضان المبارک کے شروع ہوتے ہی ان کی گرفتاری عمل میں آ رہی ہے۔ یہ غیر معمولی بات "ترجمان احرار" اخبار "مجاہد" کو بھی اپنی طرف متوجہ کئے بغیر نہ رہی اور وہ اپنے ۹ دسمبر کے پرچہ میں یہ لکھنے پر مجبور ہو گیا۔ کہ:-

"یہ عجیب اتفاق ہے۔ کہ پچھلے سال بھی آپ ڈیرہ دون میں جمعہ کے روز ہی گرفتار ہوئے تھے۔ اور اس مرتبہ بھی جمعہ کو ہی گرفتار ہوئے۔ وہ بھی رمضان المبارک کا پہلا جمعہ تھا۔ اور یہ بھی رمضان المبارک کا پہلا جمعہ ہے"۔

اس پر "الفضل" کے ایک حق پسند نامہ نگار نے مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث پیش کرتے ہوئے (جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان المبارک کی برکات کا ذکر فرماتے ہوئے اپنی امت کو یہ دائمی خوشخبری سنائی ہے۔ کہ جب رمضان شروع ہوتا ہے۔ تو آسمانی برکتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے) بتایا۔ کہ مولوی عطاء اللہ کی پے بہ پے رمضان کے شروع میں گرفتاری کی وجہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث میں بیان ہو چکی ہے۔

معلوم ہوتا ہے۔ اس اظہار حقیقت کو حلقۂ احرار میں بظاہر پسند نہیں کیا گیا۔ اور اخبار "مجاہد" کو اس بات کی تردید کے لئے مجبور ہونا پڑا ہے۔ جس کی طرف اس نے خود اشارہ کیا تھا۔ چنانچہ "مجاہد" نے جو "الفضل" کی نہایت کاری ضربات اور زبردست مطالبات کے مقابلہ میں لاجواب ہو کر دم بخود رہنے کا عادی ہے اس چند سطری نوٹ کا جواب لکھنا ضروری سمجھا ہے۔ مگر جواب کیا ہے۔ کھسیانہ ہو کر منہ چڑایا ہے۔ اور بدحواس ہو کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کا ارتکاب کیا ہے۔ جیسا کہ اس کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ چنانچہ "مجاہد" لکھتا ہے:-

"جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس وقت حدیث شریف کے الفاظ فرمائے تھے۔ اس وقت عرب کی سرزمین پر ان کا سکہ تھا۔ اور وہی شخص قید کئے جاتے تھے۔ جو حقیقتاً شیطان تھے۔ لیکن جب زمین پر رحمانی طاقتیں حکمران نہ ہوں۔ اور شیطانی طاقتوں کا غلبہ ہو۔ تو شیاطین کے لئے کھلی چھٹی ہوتی ہے۔ اور ملائکہ صفت انسان جیلوں میں بھیجے جاتے ہیں"۔

قطع نظر اس سے کہ جو لوگ مولوی عطاء اللہ اور مسٹر اظہر علی ایسے انسانوں کو "حضرت" کے خطاب سے کم کوئی خطاب دینا گوارا ہی نہیں کرتے ان کا "ترجمان" "سرور دو عالم - فخر کائنات - سید ولد آدم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے متعلق حضرت کی بجائے "جناب" اور آپ کی بجائے "ان" کے الفاظ استعمال کرنا کافی قرار دیتا ہے ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ "الفضل" میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو اصل الفاظ پیش کئے گئے تھے "مجاہد" نے انہیں نظر انداز کر کے دیدہ دانستہ ایسا مفہوم لیا ہے۔ جو سراسر خلاف حقیقت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں یہ نہیں فرمایا۔ کہ اس وقت چونکہ عرب کی سرزمین پر میرا سکہ ہے۔ اس لئے "وہ شخص قید کئے جاتے ہیں۔ جو حقیقتاً شیطان ہیں"۔ بلکہ یہ فرمایا ہے۔ کہ اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشياطين۔ یعنی جب رمضان شروع ہوتا ہے۔ تب شیاطین قید کئے جاتے ہیں۔ گویا شیاطین کے قید ہونے کا تعلق رمضان کے شروع ہونے سے ہے۔ اور رمضان چونکہ اسی زمانہ میں ہی نہیں شروع ہوتا تھا جبکہ عرب کی سرزمین پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سکہ تھا۔ بلکہ اب تک ہر سال شروع ہوتا ہے۔ اور دنیا کے ہر ملک میں جہاں جہاں مسلمان آباد ہیں شروع ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد اب بھی پورا ہو۔ ورنہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ رمضان تو اب بھی شروع ہوتا ہے۔ لیکن اب رمضان میں وہ شخص قید نہیں کئے جاتے۔ جو حقیقتاً شیطان ہوتے ہیں۔ وہ اپنی بد باطنی اور خباثت کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کو غلط قرار دیتا اور آپ کی ہتک کا مرتکب ہوتا ہے۔

ذرا غور تو فرمائیے۔ کیا یہ الفاظ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف ملک عرب کے لئے فرمائے تھے اور باقی جہاں جہاں مسلمان بستے تھے۔ وہاں کے متعلق نہ تھے۔ کوئی معمولی عقل و سمجھ کا انسان بھی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کا یہ مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ رمضان میں صرف عرب کی سرزمین کے شیاطین ہی قید کئے جاتے تھے۔ اور وہ بھی اس وقت تک جب تک کہ آپ کا سکہ تھا۔ ورنہ دیگر ممالک جہاں مسلمان بستے ہیں۔ وہاں رمضان میں نہ تو آسمانی برکتوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ نہ جہنم کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور نہ شیاطین قید کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ اس صورت میں تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ رمضان کی برکات صرف سرزمین عرب پر اور وہ بھی صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی تک نازل ہوتی تھیں۔ اس کے بعد بالکل بند ہو گئیں۔ اور دیگر ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کے لئے تو کسی وقت بھی رمضان کی برکات نازل نہ ہوئیں۔ کیونکہ ان ممالک میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سکہ نہ تھا۔ لیکن عرب کی سرزمین بھی آپ کے وصال کے بعد محروم ہو گئی۔ اور اس وقت سے رمضان المبارک کا آنا نعوذ باللہ بالکل فضول ہے۔ کیا کوئی مسلمان ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال کرنے کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔ قطعاً نہیں۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصل شان اور عزت قائم کرنے کے دعویدار احرار کی دیدہ دلیری ملاحظہ ہو۔ کہ ان کا ترجمان ایک طرف تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہایت واضح حدیث کو جھٹلا رہا ہے۔ اور دوسری طرف رمضان کی برکات کا انکار کر کے اس مبارک مہینہ کی تقدیس کا انکار کر رہا ہے۔

"مجاہد" کا جب یہ دعوےٰ ہے۔ کہ رمضان میں صرف سرزمین عرب کے اسی وقت تک وہ شخص قید کئے جاتے تھے۔ جو حقیقتاً شیطان تھے جب تک وہاں کی سرزمین پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سکہ تھا۔ تو پھر اسے یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ اس حدیث میں فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جهنم کا جو ذکر ہے۔ یہ بھی اسی وقت تک اور وہ بھی صرف سرزمین عرب کے لئے پورا ہوتا تھا جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم زندہ تھے۔ اس کے بعد یہ بھی بند ہو گیا۔ اور جب صورت حال یہ ہو۔ تو گویا اب نہ تو رمضان میں خدا تعالےٰ کے مومن بندوں پر آسمانی برکات نازل ہوتی ہیں۔ نہ بدیوں اور بدکاریوں کے رستہ میں روکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں۔ اور اس طرح رمضان کے روزے رکھنا اور خدا تعالےٰ کی عبادت کرنا بالکل فضول ہے۔

کیا کسی مومن کے وہم و گمان میں بھی اس قسم کی بات آ سکتی ہے۔ لیکن "ترجمان احرار" نے مولوی عطاء اللہ کی پیشانی پر سے خود لگایا ہوا شیطنت کا ٹیکہ اتارنے کے لئے جو کچھ کہا ہے۔ اس کا وہی مطلب ہے جس کی ہم نے تشریح کی ہے۔ اور جس سے ظاہر ہے۔ کہ یہ لوگ نہ صرف اسلام کی تعلیم سے بالکل جاہل ہیں۔ بلکہ حد درجہ کے گستاخ اور بے ادب بھی ہیں۔ ان کی نظر میں نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ کا عجیب دعوےٰ

ویدکے کامل مذہبی کتاب ہونے کے متعلق

آریہ سماج انارکلی لاہور کے سالانہ جلسہ میں جو چند روز ہوئے منعقد ہوا۔ جہاں اور مقررین نے تقریریں کیں۔ وہاں آنریبل ڈاکٹر سر گوکل چند صاحب نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب نے بھی ہندو دھرم کی فضیلت پر تقریر کی۔ اور اس طرح ان مسلمانوں کے لئے مثال قائم کی۔ جو کسی اعلےٰ عہدہ پر پہونچنے کے بعد مذہبی مجالس میں شریک ہونا کسر شان سمجھتے ہیں۔ اور مذہب پر تقریر کرنا تو جرم خیال کرتے ہیں۔ ڈاکٹر نارنگ نے آریہ سماجی عقائد کی تائید میں [illegible] کو تقویت دی۔ اس کا خلاصہ ۲۰ دسمبر کے اخبار "پرتاپ" میں شائع ہوا ہے۔ اس میں جہاں ڈاکٹر صاحب نے یہ تسلیم کیا۔ کہ "اس وقت ہندو دھرم کے متعلق جو خیالات غیر ہندوؤں بلکہ ہندوؤں میں ہیں۔ وہ دل شکن ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ ہندو دھرم توہمات کا جنگل ہے جس میں راستہ دکھائی نہیں دیتا" وہاں یہ بھی اعتراف کیا۔ کہ "ویدوں کا پڑھنا بہت دشوار ہے" نیز یہ کہ "میں پنڈت نہیں شاستروں کا ماہر نہیں" مگر باوجود اس کے یہ حیرت انگیز دعوےٰ کرنا ضروری سمجھا۔ کہ "مجھے کسی مذہب میں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آئی۔ جو ویدوں میں موجود نہ ہو"

جب ڈاکٹر صاحب کو خود اعتراف ہے کہ نہ وہ پنڈت ہیں نہ شاستروں کے ماہر۔ اور نہ ویدوں کا پڑھنا ان کے لئے سہل ہے۔ گویا دیگر مذاہب کی مقدس کتب کا پڑھنا تو الگ رہا۔ ڈاکٹر صاحب اپنے مذہب کے متعلق بھی پوری پوری واقفیت نہیں رکھتے۔ تو پھر انہوں نے کیونکر یہ دعوےٰ کر دیا۔ کہ کسی مذہب میں کوئی ایسی خوبی نہیں۔ جو ویدوں میں موجود نہ ہو۔ لیکن اگر اس امر کو بفرض محال تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ باوجود ویدوں سے مکمل واقفیت نہ رکھنے کے وہ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ "میں جہاں تک ویدوں کو سمجھ سکا ہوں اس سے میری تسلی ہو گئی ہے" تو اس کے بعد ان کا اپنے مذہب کے خلاف بعض سوالات اٹھانا جیسا کہ انہوں نے اپنی تقریر میں کیا ہے۔ کیا معنی رکھتا ہے۔ مثلاً انہوں نے فرمایا ہے "مجھے اوتار فلاسفی کی سمجھ نہیں آئی" "اگر پرماتما ہر جگہ موجود ہے۔ تو پھر انہیں ایک جگہ جانے کی کیا ضرورت ہے" ظاہر ہے۔ کہ یہ ہندو دھرم کا بنیادی اصل ہے۔ جس کی تردید ڈاکٹر صاحب نے کی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے جس روحانی تسلی کے حاصل ہو جانے کا دعوےٰ کیا ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہے۔

بہرحال چونکہ انہوں نے یہ بھی دعوےٰ کیا ہے کہ "میں نے دوسرے مذہب کی کتابیں پڑھی ہیں۔ اور مجھے کسی مذہب میں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آئی۔ جو ویدوں میں موجود نہ ہو" اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ دلائل و براہین کے لحاظ سے اس دعوےٰ پر غور کیا جائے۔ غالباً ڈاکٹر صاحب کو اس امر سے انکار نہیں ہو گا۔ کہ مذہب کا اصل الاصول وحدت باری تعالےٰ اور اس کی صفات حسنہ پر ایمان لانا ہے۔ یہ ارکان مذہب میں سے سب سے بڑا رکن ہے جس کے مانے بغیر باقی اصول مذہب کا ماننا انسان کے لئے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ لیکن ڈاکٹر صاحب نے اسی تقریر میں تسلیم کیا ہے۔ کہ ویدوں کو ماننے والے اور ان کو سمجھنے کا دعوےٰ کرنے والے "پتھروں کو پوجتے ہیں۔ درختوں دریاؤں اور پہاڑوں کی پرستش کرتے ہیں" اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہندو دھرم میں توحید کی حالت ہے۔

چونکہ اس سوال طلب پہلو کو ڈاکٹر صاحب یہ کہہ کر نظر انداز کر گئے ہیں۔ کہ "میں ان چیزوں کو ہندو دھرم نہیں سمجھتا" اس لئے ان کے لئے انہی ویدوں کے حوالجات پیش کئے جاتے ہیں جنہیں وہ تمام خوبیوں اور تمام اعلےٰ باتوں کا خزینہ قرار دے رہے ہیں۔ اور یہ دعوےٰ کر رہے ہیں۔ کہ انہیں کسی مذہب میں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آئی۔ جو ویدوں میں نہ ہو۔

ہر الہامی کتاب کا سب سے بڑا فرض ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے متعلق ایسی تعلیم دے جو اس کی حقیقی صفات کو ظاہر کرنے والی اور مخلوق کے دل میں اس کی طرف کشش پیدا کرنے والی ہو۔ اسلام کی الہامی کتاب قرآن مجید نے اس بارے میں نہایت ہی مکمل تعلیم دی ہے۔ اور لہ الاسماء الحسنیٰ کہکر تمام صفات حسنہ کا انتساب اللہ تعالےٰ کی طرف کیا ہے اس کے مقابلہ میں دعوےٰ کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ویدوں میں یہ بات نہیں پائی جاتی اور صرف یہی نہیں۔ بلکہ ان میں ایشور کی طرف ایسی باتیں منسوب کی گئی ہیں۔ جو قطعاً ناموزوں اور غیر مناسب ہیں۔ چنانچہ آتا ہے۔

(۱) "اے اندر دولتوں سے مالا مال پرمیشور ہم سے الگ کبھی مت ہو۔ ہمارے مرغوب سامان مت چراؤ۔ اور نہ کسی اور سے چرواؤ" (رگوید اشٹک ۱ انوواک ۷ سوکت ۱۹ شرتی ۸)

(۲) "اے بیاہے ہوئے مرد و عورت تم دونوں رات کو کہاں ٹھہرے تھے۔ اور دن کہاں بسر کیا تھا۔ تم نے کھانا وغیرہ کہاں کھایا تھا۔ تمہارا وطن کہاں ہے۔ جس طرح بیوہ عورت اپنے دیور کے ساتھ شب باش ہوتی ہے۔ یا جس طرح بیاہا ہوا مرد اپنی بیاہی عورت کے ساتھ اولاد کے لئے شب باش ہوتا ہے۔ اسی طرح تم کہاں شب باش ہوئے تھے" ([illegible] مترجم نہال سنگھ)

(۳) "اے اندر تو نے سوشنا کو فریب سے قتل کیا" (رگوید اشٹک ۱ انوواک ۳ سوکت ۴ شرتی ۷)

(۴) اے نہایت ہی قابل عبادت سب طرف روشن ایشور دو عالم پر جو آپ کا محیط ہونا اور پرورش کرنا ہے۔ اس سے آپ ترقی کو حاصل کریں۔ اور دوسروں کو بڑھائیں۔ آپ خود مضبوط ہو جیئے اور دوسروں کو مضبوط کیجئے۔" (یجروید ادھیائے ۲۰ منتر ۲۱)

(۵) "اے انسانو! میں ایشور جیسے برہمن کھتری ویش۔ شودر اور اپنی استری سیوک وغیرہ کو چاروید روپی بانی کا اپدیش کرتا ہوں ویسے ہی آپ لوگ بھی اچھی طرح اپدیش کریں۔" (منقول از دیانند یجروید بھاشیہ ادھیائے ۲۶ منتر ۲)

ب "ورن (ایشور) اپنی ساری رعایا میں سب پر حکومت کرنے کے لئے آ کر بیٹھا ہے سنہری کوچ کو پہنتا ہوا ورن (ایشور) چمکتے ہوئے لباس کو پہنتا ہے۔ اس کے جاسوس چاروں طرف بیٹھے ہیں" (رگوید [illegible])

ج "اے خزانوں کے مالک اندر تجھ سے دولت چاہتے ہوئے ہم نے تیرے دائیں ہاتھ کو پکڑا ہے" (رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۴۷ منتر ۱)

د "وشنو (ایشور) اس سارے جگت (کائنات) پر پاؤں سے چلا۔ تین طرح پر اس نے پاؤں رکھا۔ یہ جگت اس کے دھول والے پاؤں میں اکٹھا ہوا" (رگوید منڈل ۱ سوکت ۲۲ منتر ۱۷)

ہ "ہزاروں سروں والا پرش (ایشور) ہزاروں آنکھوں والا ہزاروں پاؤں والا۔ وہ ترکوئی (کائنات) کو سب طرف سے گھیر کر ٹھہرا ہوا ہے۔ دس انگل پرے" (رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۹۱ منتر ۱)

وید کے منتروں کا اوپر جو ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ وہ وید کے بڑے بڑے ماہرین حتیٰ کہ بانی آریہ سماج پنڈت دیانند جی کا کیا ہوا ہے۔ اس لئے اس کے غلط ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ ان منتروں میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں۔ انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ وید میں ایشور کی حقیقی اور مکمل شان بیان کی گئی ہے قطعاً نہیں اور جب یہ صورت ہے۔ تو ویدوں کو مکمل الہامی کتاب بھی نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ جیسا کہ ان منتروں سے ظاہر ہے۔ کہ نہایت ہی ابتدائی زمانہ میں انسان کی عقل و فکر کی جہاں تک رسائی ہو سکتی تھی۔ اس کے لحاظ سے ویدوں میں باتیں بیان کی گئی ہیں۔ اور آج جبکہ عقل انسانی نہایت ترقی کر چکی ہے۔ اور قرآن مجید ایسی کامل کتاب دنیا میں موجود ہے۔ اس قسم کی باتیں اپنے اندر رکھنے والے ویدوں کے متعلق یہ دعوےٰ نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ مکمل الہامی کتاب ہیں۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ویدوں میں تو انسانی زندگی کے متعلق نہایت اہم اور ضروری امور کے متعلق بھی ہدایات نہیں پائی جاتیں مثلاً یہ کہ شادی کے متعلق کیا امور ضروری ہیں۔ مرنے والے کا مال اس کے لواحقین میں سے کس کس کو اور کتنا کتنا ملنا چاہیئے۔ اگر حکومت وقت ویدوں کی منکر ہو۔ تو اس کی اطاعت کرنی چاہیئے یا نہیں۔ جن پہاڑی علاقوں کی ہوا صحت بخش اور پاک و صاف ہو وہاں [illegible] کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ جو مذہبی کتاب اپنے پیروؤں کو اس قدر اندھیرے میں رکھتی ہے۔ اس کے کامل ہونے اور تمام مذاہب کی مقدس کتابوں سے بڑھ کر ہونے کا دعوےٰ حیرت انگیز ہے۔ اور زیادہ حیرت اس بات سے ہے کہ وہ ڈاکٹر گوکل چند صاحب نارنگ جیسے تعلیم یافتہ انسان نے پیش کیا ہے۔

غیر ملکی اخبارات کے دلچسپ تراجم

کینٹن (چین) میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

نہایت خوشی کا مقام ہے۔ کہ اس سال چین جیسے دُور افتادہ ملک کے مشہور شہر کینٹن میں بھی یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم نہایت شاندار طور پر منایا گیا۔ ایک گزشتہ پرچہ میں اس جلسہ کے انعقاد کی مختصر خبر جو بذریعہ تار ہمیں موصول ہوئی تھی۔ درج کی گئی تھی۔ اب مفصل رُوداد جو اخبار "دی کینٹن ڈیلی سن" میں شائع ہوئی بہ ترجمہ کر کے پیش کی جاتی ہے:۔

۲۴- نومبر بروز اتوار نیو چائنا ہوٹل میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ مختلف مذاہب کے لوگ کثرت سے جلسہ میں شریک ہوئے مسٹر کے۔ بی۔ ویدیا نے جلسہ کی کارروائی شروع کرتے ہوئے کہا۔ آج ہم ایک ایسی قابل قدر شخصیت کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ جو مختلف زمانوں میں مبعوث ہونے والے انبیاء مثلاً کرشن۔ ابراہیم زرتشت۔ بدھ۔ کنفیوشس۔ ٹاؤ اور مسیح تمام میں سے ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عالمگیر اخوت کی تعلیم دی ہے۔ اور اگرچہ آپ کے بعض متبعین نے آپ کے مشن اور آپ کی تعلیم کو پوری طرح سمجھا نہیں۔ تاہم آپ کی تعلیم کی فضیلت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

مسٹر ویدیا نے تمام مذاہب کی متحدہ اساس پر زور دیتے ہوئے کہا۔ مختلف مذاہب کے بنیادی اصول کا مطالعہ کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیئے۔ تاکہ ہر ایک شخص دوسرے مذہب کی اصل تعلیم سے کما حقہٗ واقف ہو۔ اور اس طرح باہمی اتحاد سے بنی نوع انسان کی متحدہ ترقی کی صورت پیدا ہو اس مقصد کے حصول کے لئے ایک ذریعہ یہ ہے کہ مختلف انبیاء کے یوم سیرت منائے جائیں۔ جن میں ہر مذہب و ملت کے لوگ شامل ہوں۔ اور متعلقہ نبی کی تعلیم بیان کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ موجودہ مذہبی عداوتیں اور کشیدگیاں دُور ہو جائیں گی۔ اور تمام مذاہب کے لوگ ایک عالمگیر رشتہ برادری میں منسلک ہو جائیں گے:۔

مسٹر ویدیا کے بعد مسٹر این۔ آر غفور صوفی نے بانیٔ اسلام کی سیرت پر مبسوط تقریر کی۔ جس میں کہا۔ عرصہ سے مختلف مذاہب کے پیروؤں کے باہمی تعلقات اس قدر ناخوشگوار ہو چکے ہیں۔ کہ وُہ آپس کے عناد کی وجہ سے ایک دوسرے کے اعلیٰ و افضل مذہبی اصُول اور مقدس شخصیتوں کو مطعون کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ اسی ناقابل برداشت کیفیت کو مدنظر رکھتے ہوئے امام جماعت احمدیہ نے اس تحریک کو جاری کیا ہے۔ اور اس طرح دُوسرے مذاہب کے لوگوں کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اظہار عقیدت کا موقعہ بہم پہنچایا ہے۔ اسی طرح دُوسرے مذاہب کے لوگوں کا بھی حق ہے۔ کہ وہ مسلمانوں سے اپنے اپنے مذہب کے بانی کے متعلق اسی قسم کی عزت و تکریم کا مطالبہ کریں۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کا خیال ہے۔ کہ اس طریق سے جلد تمام انبیاء کا مشترکہ یوم سیرت منانے کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تمام مذاہب کے پیرو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کے باعث ایک عالمگیر سلک میں منسلک ہو جائیں گے۔ جس کی بناء باہمی محبت و مودت اور تعظیم و تکریم پر استوار ہوگی۔ اسی مقصد کے پیش نظر آج ہمیں مکرم و محترم مسٹر ویدیا۔ اور مسٹر وُد کی مستحق مبارکباد کوشش سے یہاں عالمگیر اخوت کا پیغام سُنانے کا موقعہ ملا ہے:۔

میرے لئے انتہائی خوشی کا مقام ہے۔ کہ آج اس مبارک تقریب پر مجھے اپنے چینی دوستوں سے روشناس ہونے کا فخر حاصل ہوا ہندوستان اور چین دونوں ممالک بہت سی باتوں میں مشترک ہیں۔ اور اس وقت سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ یہ دونوں ملک دُنیائے مشرق کی ترقی کے لئے متفقہ طور پر کوشش کریں۔ اگرچہ اختلافات بھی ہیں۔ اور سب سے اہم اختلاف لسانی اور تمدنی ہے۔ مگر ان کے مقابلہ میں سر رشتہ اتحاد زیادہ مضبُوط ہے۔ جس کا ایک پہلو یہ ہے۔ کہ اسلام تین کروڑ پچاس لاکھ چینیوں اور سات کروڑ ہندوستانیوں کا مشترکہ مذہب ہے۔ اور یہ نہایت نیک فال ہے۔ کہ آج علوم و فنون کی ایک قدیمی درسگاہ یعنی چین۔ علوم و فنون کی ایک اور قدیمی درسگاہ یعنی ہندوستان سے ایک ایسے نبی (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ اپنی عقیدت کے اظہار کے لئے جو کہ دونوں ممالک کی کثیر آبادی کا مشترک مذہبی پیشوا ہے۔ متحد ہو رہا ہے:۔

آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے عربوں کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل کی حالت کی کیفیت بیان کی اور بتایا۔ کہ کس طرح ایک قلیل عرصہ میں جاہل مطلق۔ مشرک اور بت پرست لوگ کفر و ظلمت کے گڑھے سے نکل کر اخلاق اور روحانیت کے انتہائی بلند مقام پر پہنچ گئے:۔

اس کے بعد آپ نے اس اعتراض کا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس موقعہ پر میں اس سوال کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ اور صرف ایک بات بیان کرتا ہوں۔ چین میں مذہب اسلام کی آمد رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ہی ہُوئی۔ اور تاریخ اس بات کی شاہد ہے۔ کہ جب کینٹن میں مرکزی مسجد تعمیر کی گئی۔ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ تھے۔ آج چین میں اس اولوالعزم نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرو تین کروڑ پچاس لاکھ سے زائد ہیں اسلام کی چین میں اس قدر شاندار ترقی کے پیش نظر میں سوال کرتا ہوں۔ کہ وہ کون شخص تھا جس نے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی اشاعت کے لئے اس ملک میں تلوار اٹھائی۔ کوئی ہے۔ جو یہ کہہ سکے۔ کہ چین میں مذہب اسلام کی اشاعت جبر سے ہُوئی۔ اگر اس کا جواب نفی میں ہے۔ تو دوسرے ممالک میں اشاعتِ اسلام کے متعلق بھی یہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے:۔

دراصل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صلح و آشتی کی تعلیم نہایت مضبُوط بنیادوں پر استوار ہے۔ تمام گزشتہ انبیاء پر جو مختلف ممالک میں، مختلف زمانوں میں ظاہر ہُوئے یقین رکھنا آپ کی پاکیزہ تعلیم میں داخل ہے۔ اور ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وُہ موسیٰؑ۔ عیسےٰؑ۔ زرتشتؑ کرشنؑ۔ بدھؑ۔ کنفیوشسؑ۔ غرض کہ ہر رسول۔ کی تعظیم و تکریم کرے:۔

آخر میں مسٹر الیعت کے۔ وُو نے دونوں مقررین سے کامل اتفاق کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ تمام مذاہب کے بنیادی اصول کا مطالعہ ایک مستحسن امر ہے۔ اور اس کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیئے۔ تمام بنی نوع انسان کو اس سے فائدہ پہونچے گا:۔

امام مسجد احمدیہ لنڈن کا لیکچر

لنڈن ٹائمز اپنے ۸۔ نومبر کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

برمنگھم روٹری کلب میں مولانا درد صاحب ایم۔ اے امام مسجد احمدیہ لنڈن نے اسلام کے بنیادی اصول بیان کئے۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے مذہب کے متعلق بہت غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں سلطنت برطانیہ میں عیسائیوں کی نسبت مسلمان زیادہ تعداد میں ہیں۔ اور سیاسی نقطۂ نگاہ سے ان کی اکثریت برطانوی حکومت کی وفادار ہے۔ باوجودیکہ مسلمان بزدل نہیں۔ اسلام کوئی جنگی مذہب نہیں۔ فطرتاً مسلمان امن پسند ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ظالم لوگ ان کو اپنے مظالم کا نشانہ بنائے رکھیں۔ بمقابلہ دیگر مذاہب اسلام عیسائیت کے بہت زیادہ قریب ہے:۔

انہوں نے یہ بھی فرمایا۔ کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام خدا تعالےٰ کے نبی تھے۔ اور مسلمان حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کے قائل رہے ہیں:۔

بالآخر انہوں نے فرمایا۔ سائنس۔ اور مذہب متضاد نہیں۔ وُہ سائنس جو مذہب کے مخالف ہے۔ حقیقی سائنس نہیں:۔

لنڈن میں ہندو مندر

لنڈن ٹائمز (۸۔ نومبر) لکھتا ہے:۔

مہاراجہ تھیپرہ نے لنڈن میں ایک مندر کی تعمیر کے اخراجات کا ذمہ لیا ہے۔ مرکزی گاڈیہ ہندو مشن کی یہ ایک شاخ ہوگی۔ اس کے

ہوسٹل میں رہائش رکھنے والے ہندو ذات پات اور چھوت چھات کے قوانین کی پابندی کر سکیں گے۔ لارڈ زٹلینڈ نے ایک میٹنگ میں جو کہ پارک لین میں سر فلپ ساسن کے مکان پر ہوئی۔ اس بات کا اعلان کیا۔ کہ مہاراجہ صاحب کا یہ عطیہ تعمیر مندر کے اخراجات میں بہت ممد ہوگا۔ اور ایسے مندر کی ضرورت تھی۔ کیونکہ وہ راسخ الاعتقاد ہندو جو انگلستان میں آنے سے اس وجہ سے ہچکچاتے تھے۔ کہ ان کو ذات پات کے قوانین کی پابندی میں مشکلات پیش آئیں گی۔ اب ایسا مندر بن جانے کی وجہ سے جس میں وہ اپنی روایات اور مذہبی قیود کے مطابق آسانی سے رہائش اختیار کر سکیں گے۔ بخوشی اور آسانی سے آسکیں گے۔

یہاں ووکنگ اور پٹنی (جو کہ احمدیہ مشن کا ہیڈ کوارٹر ہے) میں مسلمانوں کے لئے مساجد ہیں۔ اور دو تین اور شہروں میں بھی مسجدیں ہیں۔ مگر جزائر برطانیہ میں ہندوؤں کے لئے کوئی مندر نہیں ہے۔

امراض قلب کے متعلق ایک جدید انکشاف

سائنس کی بیشتر ایجادات بلاشبہ بنی نوع انسان کی بہت سی تکلیفوں کے دور کرنے کا موجب ہوئی ہیں۔ اور ان کے بیش بہا اور وسیع فوائد کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے۔ کہ سائنس فی حد ذاتہ ایک رحمت ہے۔ البتہ اس کی ایجادات کا ناجائز اور غلط استعمال ضرور اسے بعض اوقات دنیا کے لئے لعنت بنا ڈالنے پر منتج ہو جاتا ہے مہلک گیسوں۔ تباہی خیز بموں۔ ہلاکت آفرین آبدوز کشتیوں اور اسی نوع کی اور ایجادات کے ناجائز استعمال کے ایسے مواقع جن میں کہ ہزاروں لاکھوں قیمتی جانیں آنِ واحد میں طعمۂ اجل بنا دی گئیں۔ پیدا ہوتے رہے ہیں بایں ہمہ سائنس کو مخلوق خدا کے اس لرزہ خیز انجام کی ذمہ وار قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ درحقیقت انسانی قساوتِ قلبی ہی ہے۔ جو اس قسم کے اندوہناک واقعات کی ذمہ وار ہے انسانی امراض کی تشخیص نوعیت۔ ماہیت اور علاج وغیرہ کے متعلق بھی سائنس نے بہت بڑی امداد دی ہے۔ حال ہی میں امراض قلب کے علاج کے متعلق لندن کے ایک ڈاکٹر نے ایک جدید انکشاف کیا ہے۔ جس کا ذکر برطانی اخبار "سنڈے ریفری" نے کیا ہے۔

ڈاکٹر کا نام جارج ہنکوف ہے۔ عمر ۴۴ سال ہوگی۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔ ۷۴ مرد اور عورتیں جو عوارض قلب میں مبتلا تھیں۔ اور جنہیں تمام ڈاکٹر اور معالج ناقابل علاج قرار دے کر ان کے متعلق قطعی طور پر مایوس ہو چکے تھے۔ ڈاکٹر ہنکوف کے جدید طریق علاج سے کلی طور پر صحت یاب ہوگئیں۔

کہا جاتا ہے۔ کہ اس وقت تک طبی دنیا کو باوجود انتہائی کوششوں کے امراضِ قلب کے صحیح اسباب و علل کا علم نہ ہو سکا۔ اور اس قسم کے امراض کو عام طور پر دل کی بعض اندرونی خرابیوں یا دل کی بناوٹ وغیرہ کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ لیکن ڈاکٹر ہنکوف نے ان کے صحیح اسباب معلوم کر کے ایک بالکل نئے طریق علاج کا انکشاف کیا ہے۔

اس نے "Thyroid Gland" جسے جسم کی غدودِ مخفی کہا جاتا ہے۔ کی علت غائی اور اس کا کام معلوم کر کے اس امر کی وضاحت کی ہے۔ کہ امراضِ قلب کا تعلق بلاواسطہ اس سے ہوتا ہے۔ نہ کہ دل سے۔ یہ غدودیں جسم کے مختلف حصوں میں پائی جاتی ہیں۔ جو بیضوی شکل کا گوشت کا لوتھڑا ہوتا ہے۔ اور خود مختارانہ طور پر بعض جگہوں میں اس طرح لٹکا ہوا ہوتا ہے۔ کہ جسم کے کسی اور حصے سے بظاہر اس کا کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا ڈاکٹر ہنکوف کے انکشاف کے مطابق امراض قلب کا تعلق جس غدود سے ہے وہ گردن میں پائی جاتی ہے۔ اس کی ہیئت قیام دراصل امراضِ قلب کا سبب ہوتی ہے۔ اور اس کا علاج یہ ہے۔ کہ اپریشن کے ذریعہ اس غدود کو نکال دیا جائے۔ لیکن سب سے زیادہ مشکل جو دیرینہ امراضِ قلب کے بیماروں کے بارے میں پیش آتی ہے۔ وہ اپریشن کے وقت ان کا بیہوش کرنا ہوتا ہے۔ اس قسم کے مریض بیہوشی پیدا کرنیوالے اسباب کے صدمہ کو قطعاً برداشت نہیں کر سکتے۔ اس مشکل کو رفع کرنے کیلئے بھی ڈاکٹر ہنکوف نے ایک نیا طریق ایجاد کیا ہے۔ جس کے ذریعہ دل کو مقامی طور پر بےحس کر دیا جاتا ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ مریض کو کوئی درد یا تکلیف محسوس نہیں ہوتی اور ساتھ ہی اس مقامی بیہوشی کا دل پر کوئی اثر نہیں ہوتا اخبار سنڈے ریفری لکھتا ہے۔ یہ طریق پانچسو سے زائد مریضوں پر جن میں بعض ۹۰ سال کی عمر سے بھی متجاوز تھے آزمایا گیا۔ اور بالکل بےخطر ثابت ہوا۔ احساسِ درد کو زائل کرنے کے اس طریق کی ایک خوبی یہ ہے۔ کہ مریض اپریشن کے دوران میں بیٹھا اور باتیں وغیرہ بھی کر لیتا ہے۔

نیشنل لیگوں کی توجہ کیلئے ایک ضروری اعلان

ہندوستان بھر کی نیشنل لیگوں کی توجہ خاص کے لئے مندرجہ ذیل امور شائع کئے جاتے ہیں۔ ہر لیگ کے سیکرٹری و پریذیڈنٹ صاحبان کو چاہئے۔ کہ ان ہدایات پر عمل پیرا ہو کر ہمیں نتیجہ سے جلد سے جلد مطلع فرمائیں۔

۱۔ ہر ضلع کی لیگیں آپس میں تصفیہ کر کے ڈسٹرکٹ لیگوں کا قیام عمل میں لائیں۔ اور اسی طرح ڈسٹرکٹ لیگیں مل کر پراونشل لیگیں قائم کریں۔ اس غرض کے لئے ہم ہر صوبہ کے دارالخلافہ کی لیگوں کے پاس اس صوبہ کی تمام لیگوں کی فہرست بھیج رہے ہیں۔ جن لیگوں کے پاس ایسی فہرستیں پہونچیں۔ وہ اس بات کی ذمہ وار ہوں گی۔ کہ اپنے صوبہ کی ڈسٹرکٹ لیگوں اور پراونشل لیگوں کے قیام کا جلد تر خاطر خواہ انتظام کریں۔ ورنہ ان سے سختی سے جواب طلبی کی جائے گی۔ صوبہ کی دوسری لیگیں اگر ان کے کام میں روک بن رہی ہوں۔ یا ان سے تعاون نہ کریں۔ تو ہمیں اطلاع دی جائے۔ تاکہ ہم وقت پر ان سے جواب طلب کر سکیں:

۲۔ فہرستوں کے ساتھ لیگوں کے بقایا چندہ جات کی فہرست بھی شامل ہوگی۔ دارالخلافہ کی لیگیں اس بات کی بھی ذمہ وار ہیں۔ کہ جب تک ڈسٹرکٹ و پراونشل لیگیں قائم نہ ہوں۔ وہ بقایا جات کی وصولی کا پابندی سے انتظام کریں:

۳۔ ہر لیگ کے کور کے جملہ رضاکاران کے لئے جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان میں حاضر ہونا نہایت ضروری ہے کوشش یہ ہونی چاہئے۔ کہ تمام والنٹیئر باوردی ہوں۔ اور قواعد ڈرل سے اچھی طرح واقف ہوں۔ جلسہ کے بعد ایسے جمع شدہ والنٹیئروں کا کیمپ لگے گا۔ جس میں ان کو ضروری ٹریننگ دی جائے گی۔ لیگوں کے عہدہ داران جلسہ میں شامل ہونے والے والنٹیئروں کی فہرست اگر ۲۰ تاریخ تک ہمارے پاس ارسال نہ کر سکیں۔ تو یہ ان کا فرض ہوگا۔ کہ قادیان میں آتے ہی وہ ایسی فہرستیں ہمارے دفتر میں پہونچا دیں۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں ہمارا دفتر عارضی طور پر قادیان جائے گا:

۴۔ اس اعلان کے شائع ہوتے ہی لیگوں کے کارکن مندرجہ بالا امور کی طرف خاص توجہ دیں۔ اور ۲۰ ماہ حال تک ہمیں لازماً اطلاع دیں۔ کہ انہوں نے انکے متعلق کس حد تک عملی قدم اٹھایا ہے۔ جس لیگ سے تاریخ مقررہ تک اس قسم کی اطلاع نہ آئی۔ اس سے جواب طلبی کی جائے گی:

(خاکسار قریشی محمد صادق شبنم بی۔ اے سیکرٹری دی آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور)

جماعت احمدیہ کی شاندار اسلامی خدمات

ایک غیر احمدی دیدہ ور کی نظر میں

مکرمی ایڈیٹر صاحب اخبار "الفضل" قادیان
السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بندہ کافی عرصہ سے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ جو بمقابلہ دوسری تمام جماعتوں کے زیادہ کامیاب نظر آتی ہے۔ آپ کی جماعت کا تبلیغی رنگ بیشک قرآن کریم کی آیت ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ ..... الخ کے موافق ہے اخلاقی پہلو میں خلق عظیم کے مالک آقائے دوجہاں رحمۃ العالمین خیر البشر فخر الرسل حضرت نبی کریم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا پورا نمونہ دکھا رہی ہے عملی حالت میں جہاں تک میں نے دیکھا ہے اس جماعت کو باقی تمام جماعتوں سے زیادہ مستحکم پایا ہے۔ اخوت و اصلاح کی رو سے بھی یہ جماعت قرآن کریم کی آیت انما المومنون اخوۃ ..... الخ کی صحیح مصداق ٹھہرتی ہے۔ استقامت دین میں تو یہ جماعت دنیا کی تمام جماعتوں سے سبقت لے گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آیت قرآنی ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا الخ کے مطابق بشارات اور وعدہ امن و نجات کی مستحق نظر آتی ہے۔ علوم مختلفہ اور دنیوی عزت و وقار میں بھی باقی مذاہب سے پیچھے نہیں۔ تہذیب و تمدن اور ہمدردی بنی نوع انسان میں اس جماعت کو خاص امتیاز حاصل ہے۔ جو سب پر واضح ہے۔

ذیل کے شرعی اہم معیار پر اگر اس جماعت کو پرکھا جائے۔ تو بھی کامل طور پر صحیح اترنے والی بہ نسبت باقی تمام اسلامی جماعتوں کے جماعت احمدیہ ہی دکھائی دیتی ہے۔

(۱) توحید و رسالت۔ حقوق اللہ، حقوق العباد۔ اسلام اور ایمان کو حقیقی معنوں میں سمجھنا اور دوسروں کے ذہن نشین کرنا۔

(۲) اشاعت اسلام۔ اعلائے کلمۃ الحق میں ایثار و قربانی۔

(۳) اللہ تعالیٰ اس کے رسولوں۔ اس کے ملائکہ۔ اس کی کتابوں اور یوم آخر پر ایمان بالغیب مسئلہ تقدیر وغیرہ جیسے اصولی اوامر پر اپنے آپ کو مستحکم کرنا اور دوسروں کو مستحکم کرانا۔ اور ہر ایک حکم کو اپنے مرتبہ پر قائم رکھنا۔ افراط و تفریط سے بچنا۔

(۴) اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم نیز وشاورھم فی الامر کے احکام پر مکمل طور پر عامل ہونا۔

(۵) علم قرآن اور اس کی پوری معرفت حاصل کرنے میں لا یمسہ الا المطھرون کا مصداق ہونا۔

(۶) علم حدیث و فقہ نیز دیگر علوم (سائنس فلسفہ وغیرہ) کو عین قرآن کریم کی مطابقت میں صحیح اور درست قرار دینا۔ اور مخالف قرآن مسئلہ کو غلط یقین کرنا۔

(۷) عبادات (صوم و صلوٰۃ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ) فرائض اور واجبات کی ادائیگی پر مضبوطی سے قائم ہونا۔ اوامر و نواہی کی فہمید اور ان کی صحیح تعمیل کرنا اور کرانا۔

(۸) اخلاق فاضلہ مثلاً صبر۔ توکل۔ تسلیم۔ رضا۔ حلم مجاہدہ۔ حکمت۔ تواضع وغیرہ صفات سے متصف ہونا اور عوام الناس کو ان کے حاصل کرنے کی تلقین کرنا مندرجہ بالا اوصاف کی حامل اور ان کو عملی جامہ پہنانے والی صرف جماعت احمدیہ ہی نظر آتی ہے۔ باقی کی تمام جماعتیں بہت پیچھے ہیں۔ اور اندرونی کشمکش میں مبتلا ہو کر حربہ تکفیر سے کام لے رہی ہیں۔ جس کی بناء پر دنیا کے کئی کروڑ مسلمان دائرہ اسلام سے خارج ہوتے نظر آتے ہیں۔ حالانکہ اسلام کافروں کو مسلمان بنانے آیا تھا۔ مگر موجودہ اسلامی لیڈر حامیان اسلام یعنی علماء عوام کالانعام مسلمانوں کو خواہ مخواہ دائرہ اسلام سے خارج کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

چونکہ اسلام اور قرآن کا اللہ تعالےٰ ہی محافظ ہے۔ جس نے فرمایا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے اس حفاظت اسلام کے لئے اس نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی جماعت احمدیہ کو موجودہ نازک زمانہ میں جبکہ اسلام ہر طرف سے دشمنوں کے نرغہ میں گھرا ہوا تھا۔ مبعوث کیا۔ جنہوں نے زبردست اشاعت و خدمت اسلام کر کے قرآنی پیشگوئی لیظھرہ علی الدین کلہ کو میرے خیال میں بہت حد تک پورا کر دکھایا ہے۔ اور جس کا پورا ہونا مسیح موعود کے زمانہ میں مفسرین اور محدثین نے بتایا ہے۔

وہ مسلمان جو حیات مسیح ناصری علیہ السلام کے قائل ہیں۔ سخت غلطی پر ہیں۔ کیونکہ یہ عقیدہ عیسائیت کو تقویت دینے والا ہے۔ اور ممات مسیح ناصری کا مسئلہ تثلیث کے عقیدہ کو پاش پاش کر دینے والا ہے۔ بدیں وجہ اسلام میں اس مسئلہ پر مدت سے اختلاف چلا آرہا ہے۔ اسی طرح امام مہدی کے ظہور میں بھی مختلف عقیدے ہیں۔ کوئی فریق مسیح موعود کو ہی امام مہدی قرار دیتا ہے۔ کوئی الگ الگ دو وجود خیال کر رہا ہے۔ کوئی گروہ امام محمد مہدی کو امام غائب خیال کئے بیٹھا ہے۔ اور اس کی دوبارہ آمد کا منتظر ہے۔ جو کہ ائمہ اثنا عشریہ میں سے بارھویں امام تھے۔

مرزا صاحب بانی جماعت احمدیہ نے گو اپنے دعوے مسیح و مہدی ہونے کے بعد اس لاینحل مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی ہے اور بڑے دلائل دنیا کے سامنے پیش کئے ہیں مگر اکثر لوگ ابھی تک اس اختلاف میں پڑے ہوئے ہیں۔ ماسوائے ان کی جماعت کے۔ ان کے اس دعوے میں غلط یا صحیح ہونے کو اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ لیکن ان کی کارکردگی دراشاعت اسلام اور اس کو غلبہ دینا سینکڑوں کفار کو دائرہ اسلام میں لانا۔ اپنی جماعت کی اصلاح اور ان کو اسلامی اصول پر مستحکم اور مجتمع کر دینا ایک ایسا عظیم الشان کام ہے۔ جو صد درجہ قابل تحسین ہے۔ جو اوصاف مسلمانوں میں ہونے چاہیئے تھے۔ جیسا کہ میں نے اوپر بیان کئے ہیں۔ وہ سب حضرت مرزا صاحب کی پیدا کردہ جماعت میں احسن طور پر پائے جاتے ہیں۔ اس سے خیال ہوتا ہے۔ کہ شائد وہ اپنے دعوے میں سچے ہی ہوں۔

اگرچہ بعض مسائل ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آئے۔ لیکن میں حضرت مرزا صاحب اور ان کی جماعت کی کارکردگی کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جو کہ انہوں نے قوم اور اسلام کی خاطر کی ہے۔ اور کر رہے ہیں۔ کیونکہ بیسیوں لوگوں کی مثالیں میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ جو ہماری جماعتوں سے نکل کر ان کی جماعت میں داخل ہوئے اور ہر پہلو سے اپنے آپ کو ترقی پر گامزن کیا۔ اور نیک کردار بن گئے۔

یہ منظم اور کارکن جماعت احمدیہ کی ایک واجب الاظہار اور قابل تعریف اسلامی خدمت اور اعلےٰ کارکردگی تھی۔ جو مدت سے میرے زیر مشاہدہ تھی۔ اور میں حلفاً کہتا ہوں۔ کہ میں نے بغیر کسی احمدی کی معاونت یا فرمائش کے اپنے ضمیر سے یہ لکھا ہے۔ میں مرزا صاحب کی جماعت کا فرد نہیں ہوں۔ بلکہ حنفی مسلمان ہوں۔ مگر حامیان دین اور خادمان اسلام کا خواہاں ہوں۔ یہ چند سطور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کی بناء پر بباعث مسرت تحریر کر رہا ہوں۔

خاکسار ملک احمد حسین شمس آباد۔ پنجاب

احباب کے لئے ضروری اعلان

بعض احباب کے خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بیرنگ ہو کر پہنچتے ہیں۔ احباب کو حضور کی خدمت میں خط لکھتے وقت اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ خط حتی الوسع بیرنگ نہ ہونے پائے تا مالی نقصان کے علاوہ بیرنگ ڈاک ایک دن دیر سے حضور کے پاس پہنچتی ہے۔ (پرائیویٹ سکرٹری)

تاجرانہ نمائش کے متعلق اعلان

امسال بھی جلسہ سالانہ پر حسب فیصلہ سیدنا امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دوران مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء تاجرانہ نمائش کا انتظام کیا جائیگا جسے کامیاب بنانے کے لئے احباب کو ضروری ہدایات سے مطلع کیا جاتا ہے۔

۱۔ تاجر صاحبان جو اپنا مال برائے نمائش لانا چاہتے ہوں۔ مطلع فرمائیں۔ کہ وہ کیا مال لائیں گے اور کس قدر ہوگا۔ اور ان کو کس قدر جگہ کی ضرورت ہوگی۔ تاکہ ان کے لئے جگہ کا انتظام کیا جائے۔

۲۔ جو دوست یہاں مال برائے فروخت لانا چاہیں۔ ان کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ ۱۸ دسمبر کی شام تک اپنی دوکان نمائش گاہ میں آراستہ کرلیں۔

۳۔ قادیان میں مال پر کسی قسم کا محصول چنگی نہیں ہے۔

۴۔ نمائش گاہ میں ہر چیز کی قیمت مقرر ہو۔ اور ہر چیز پر لکھی ہوئی ہو۔ اور نہایت مناسب ہو جس میں کسی قسم کی کمی بیشی کی گنجائش نہ ہو۔

۵۔ مال لانے والے دوستوں سے جگہیں (دوکان) کا کرایہ جو نہایت ہی واجبی ہوگا از نمائش وصول کرینگے

۶۔ جو دوست مال لائیں۔ انہیں اچھی طرح اس بات کا خیال رکھنا چاہئیے۔ کہ مال کی قیمت جس قدر ممکن ہو کم لگائیں۔ تاکہ خریدنے والے دوست اور تقسیم کرنے والے احباب مال کی خرید و فروخت کرسکیں ایسا نہ ہو۔ کہ احباب بغیر سوچے سمجھے مال کی قیمت مقرر کردیں۔ اور خود بھی نقصان اٹھائیں۔ اور نمائش کو بھی نقصان پہنچے۔

۷۔ تمام تاجر اصحاب کو چاہئیے۔ کہ نمائش گاہ کو بارونق بنانے کے لئے سعی کریں۔ اور سب دوستوں کا فرض ہے کہ نمائش کو کامیاب بنائیں۔

۸۔ اس بات کا بعد میں اعلان کیا جائیگا کہ نمائش میں کس قسم کا مال برائے فروخت آئے گا۔ احباب منتظر رہیں۔

۹۔ نمائش گاہ میں دوکانیں آراستہ کرنے کے لئے ہر ممکن امداد انچارج نمائش گاہ سے مل سکے گی۔

خط و کتابت اس پتہ پر کی جائے

ملک محمد طفیل صاحب دورسیر مہتمم نمائش قادیان

ناظر امور عامہ۔ قادیان

خواتین کی صنعتی نمائش کے متعلق ایک ضروری اعلان

لجنات اماء اللہ جلد توجہ کریں

گذشتہ سال ایک تقریر کے دوران میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ کہ صنعتی نمائش بجائے قادیان کے باہر کسی جگہ مثلاً لاہور وغیرہ مقام پر ہونی چاہئیے۔ اور تمام جماعت کی مستورات کو اپنے ہاتھ سے اشیا بنا کر اس میں بھیجنی چاہئیں۔ لیکن اس سال بعض مجبوریوں کی وجہ سے احمدی خواتین کی یہ "آل انڈیا صنعتی نمائش" ملتوی کرنی پڑی ہے۔ اور اس کی بجائے اکتوبر ۱۹۳۶ء میں یہ نمائش منعقد کرنے کا ارادہ ہے۔ وما توفیقنا الا باللہ

جن بہنوں نے نمائشی اشیا تیار کی ہوئی ہیں۔ وہ براہ مہربانی اس سال کی نمائش کے لئے ارسال فرمائیں تا ایسا نہ ہو کہ یہ سال صنعتی نمائش کے بغیر رہ جائے۔ اور بہنیں ثواب سے محروم رہیں۔ ۱۵ دسمبر تک نمائشی اشیا قادیان میں پہنچ جانی چاہئیں۔ اور پوری تفصیل بھی ساتھ ہونی چاہئیے۔ یعنی اصل لاگت وقت یا غیر وقت۔ نام اور مکمل پتہ۔ میں بہنوں سے درخواست کروں گی کہ وہ منافعہ خود نہ لگایا کریں۔ کیونکہ اس طرح ہمیں فروخت کرنے میں دقت ہوتی ہے اور لوگ گراں سمجھ کر نہیں خریدتے اس طرح سال سال تک ہمارے پاس چیزیں پڑی رہتی ہیں۔ اور جو نمائش کا اصل مدعا ہے۔ وہ ضائع ہو جاتا ہے۔ بہنیں اس بات کا خاص خیال رکھیں۔ کہ نمائش کی اصل غرض یہ ہے۔ کہ چیزیں فروخت ہو کر جو منافعہ حاصل ہو۔ وہ اشاعت اسلام کے لئے خرچ کیا جائے۔ لیکن بصورت دیگر بہنوں کی محنت بھی رائیگاں جائے گی۔ اور کارکنات کا بھی وقت ضائع ہوگا۔ اس لئے میں بہنوں سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ وہ خود منافعہ ہرگز نہ لگایا کریں۔

جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم ہیں۔ وہ نمائشی اشیاء کے بھجوانے کی دوسری بہنوں کو تحریک کرکے اور خود اس میں شامل ہوکر ثواب حاصل کریں۔ اشیاء سب کی سب میرے نام آنی چاہئیں۔

خاکسار۔ ام طاہر سکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

ملا عبدالرحمن تیجہ کلاں کا انعامی چیلنج سے فرار

احسان ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں ملا عبدالرحمن صدر مجلس احرار تیجہ کلاں کی جانب سے ایک چیلنج بدیں مضمون شائع ہوا تھا۔ کہ اگر الفضل کا نامہ نگار یہ ثابت کردے۔ کہ جولائی ۱۹۳۴ء میں سترہ کس افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ تو میں مبلغ پچاس روپے نقد انعام دینے کے لئے تیار ہوں۔ اس کا جواب الفضل ۱۵ نومبر میں دیا گیا۔ اس پر اس نے ۲۷ نومبر کے اخبار مجاہد میں سکرٹری نوردین کی آڑ میں چیلنج کو پھر دہرایا۔ میں چیلنج کو قبول کرتا ہوا اعلان کرتا ہوں۔ کہ نوردین سے ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ مدعی آپ ہیں اگر مرد ہو تو میدان میں نکلو۔ پھر ہم سے ثبوت لو۔

تعجب ہے کہ چیلنج تو خود دیا۔ لیکن جب وہ منظور کیا گیا۔ تو نوردین کی پناہ ڈھونڈنے لگے۔ بہرحال میں چیلنج کو قبول کرتا ہوا اعلان کرتا ہوں۔ کہ انعامی رقم ۲۵ دسمبر تک بنک میں جمع کرکے بذریعہ اخبار اعلان کردیں۔ اور ہم سے تو مبایعین کا ثبوت لیں۔ اور اگر وہ ایسا نہ کرسکیں تو دنیا پر واضح ہو جائے گا۔ کہ احرار کس قدر کذب بیانیوں اور افترا پردازیوں سے کام لینے کے عادی ہیں۔ خاکسار:۔ نور احمد قریشی سکرٹری تیجہ کلاں ضلع گورداسپور۔

خریداران الفضل جنکے نام وی۔ پی ہونگے

جن خریداروں کا چندہ ۱۶ دسمبر ۱۹۳۵ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۳۶ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے ان کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔ احباب اپنی اپنی قیمت بذریعہ منی آرڈر یا جلسہ سالانہ پر آتے ہوئے لیتے آئیں۔ اگر کوئی صاحب نہ آسکیں۔ تو وہ دوسرے آنے والے احباب کے ذریعہ بھجوادیں۔ ورنہ شروع جنوری ۱۹۳۶ء میں ان کے نام وی۔پی بھیجا جائے گا۔ (مینجر)

۳۴۔ مرزا برکت علی صاحب۔
۶۱۔ چودہری غلام احمد صاحب۔
۱۳۰۔ میاں محمد یوسف صاحب
۱۶۱۔ پیر حاجی احمد صاحب
۱۷۲۔ بابو عبدالرحمٰن صاحب
۱۷۶۔ مولوی عبدالعزیز صاحب
۱۷۷۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب
۱۸۱۔ منشی غلام حیدر صاحب
۱۸۸۔ بابو محمد اسماعیل صاحب
۲۱۳۔ محمد عثمان صاحب
۲۱۴۔ محمد احسان الحق صاحب
۲۷۵۔ حاجی غلام احمد صاحب
۲۸۶۔ مولوی غلام علی صاحب
۳۶۲۔ بابو عبدالغفور صاحب
۳۶۵۔ منشی حامد حسین صاحب
۸۲۰۔ محمد ایوب خانصاحب۔
۸۴۴۔ سراج الحق صاحب۔
۸۷۰۔ مولوی نیاز محمد صاحب
۸۸۲۔ بابو ظہور الحسن صاحب
۹۷۹۔ خوشی محمد صاحب۔
۱۰۴۰۔ منشی غلام حسین صاحب
۱۱۵۳۔ عبدالغفور صاحب۔
۱۱۶۷۔ معراج الدین صاحب
۱۱۷۸۔ میاں نیاز محمد صاحب
۱۴۲۷۔ منشی گلزار محمد صاحب۔
۱۴۷۷۔ ایم۔ اے رشید
۱۴۸۶۔ غازی الدین صاحب
۱۵۶۹۔ قاضی محمد شریف صاحب
۱۷۳۱۔ عباس علی شاہ صاحب
۱۸۳۸۔ منشی عبد خانصاحب۔

۱۸۹۲۔ محمد حسین صاحب۔
۱۹۱۳۔ عبداللہ خانصاحب
۲۰۴۵۔ محمد عظیم الدین صاحب
۲۳۱۸۔ چودہری نورالدین صاحب
۲۳۲۹۔ نصیر احمد صاحب
۲۳۷۶۔ محمد عبدالرشید خانصاحب
۲۴۹۸۔ عنایت حسین صاحب
۲۵۸۲۔ چوہدری نعمت خانصاحب
۲۷۱۷۔ مولوی غلام نبی صاحب۔
۲۷۴۰۔ چوہدری عطاء محمد صاحب
۲۷۸۸۔ فضل احمد صاحب
۲۹۱۷۔ محمد حسین صاحب
۲۹۹۴۔ ابواصغر محمد رفیق صاحب
۳۰۹۳۔ ماسٹر محبوب عالم صاحب
۳۱۵۸۔ شیخ عبدالمالک صاحب
۳۲۱۵۔ ڈاکٹر محمد اشرف صاحب
۳۴۳۰۔ عبدالعزیز صاحب۔
۳۵۸۳۔ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب
۳۶۱۱۔ منشی جھنڈے خانصاحب
۳۶۵۳۔ محمد علی صاحب۔
۳۷۰۸۔ ناصر الدین صاحب
۳۸۴۴۔ منشی الطاف حسین صاحب
۳۹۹۳۔ احمد صاحب
۴۰۱۲۔ چوہدری فضل الٰہی صاحب
۴۱۲۰۔ بابو غلام حسین صاحب
۴۱۲۳۔ چوہدری نظام الدین صاحب
۴۱۷۴۔ اقبال حسین صاحب۔
۴۱۹۱۔ قمر الدین صاحب
۴۱۹۳۔ ڈاکٹر مطلوب خانصاحب
۴۲۷۹۔ بابو محمد شفیع صاحب

۴۲۸۲۔ منشی عطاء محمد صاحب
۴۳۳۱۔ سوہبر خانصاحب۔
۴۴۱۸۔ خانصاحب برکت علی صاحب
۴۴۵۰۔ منشی محمد عبداللہ صاحب
۴۶۲۶۔ خیر الدین سراج صاحب
۴۹۲۵۔ چوہدری عبدالرحیم صاحب
۵۲۱۴۔ بابو اعزاف اللہ صاحب
۵۳۰۴۔ چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب
۵۴۶۸۔ ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب
۵۴۸۰۔ محمد عبداللہ صاحب
۵۵۵۷۔ برکت علی صاحب۔
۵۶۱۳۔ ملا کرم الٰہی صاحب
۵۶۸۲۔ عبدالشکور صاحب۔
۵۸۲۴۔ سعداللہ خانصاحب۔
۵۸۵۹۔ شیخ غلام علی صاحب۔
۶۰۲۶۔ رسالدار حاکم علی صاحب
۶۱۰۶۔ بابو مولا بخش صاحب۔
۶۱۲۰۔ گلزار احمد صاحب۔
۶۲۱۱۔ عبدالقیوم صاحب۔
۶۲۴۳۔ محمد شفیع صاحب۔
۶۳۲۱۔ بابو محمد عالم صاحب۔
۶۴۲۶۔ چوہدری غلام محمد صاحب
۶۴۳۶۔ احمد جان صاحب
۶۴۸۳۔ محمد صدیق صاحب۔
۶۵۹۲۔ چوہدری محمد خانصاحب
۶۵۹۴۔ سید سردار شاہ صاحب
۶۷۸۶۔ عبدالرحیم صاحب۔
۶۸۳۸۔ نور محمد صاحب۔
۶۸۸۰۔ محمد الیاس صاحب
۶۹۰۳۔ اے۔ ایچ حلیم صاحب

۶۹۶۱۔ بشارت احمد صاحب
۷۰۲۱۔ چوہدری فضل احمد صاحب
۷۱۲۱۔ محمد حسین خانصاحب
۷۱۵۴۔ خلیفہ عبدالرحیم صاحب
۷۱۸۳۔ کریم بخش صاحب
۷۱۸۶۔ بابو عبدالعزیز صاحب
۷۲۰۴۔ چوہدری اللہ داد خانصاحب
۷۲۲۲۔ سید موسیٰ رضا صاحب
۷۲۴۵۔ منشی رحیم اللہ صاحب
۷۲۵۳۔ بابو خورشید احمد صاحب
۷۲۵۶۔ محمد اکبر صاحب
۷۳۶۶۔ قاضی فضل الٰہی صاحب
۷۵۴۲۔ عبدالحمید صاحب
۷۵۴۶۔ منشی محمد یعقوب صاحب۔
۷۵۵۸۔ ملک حسن محمد صاحب
۷۶۲۹۔ محمد یعقوب صاحب۔
۷۶۵۵۔ دی سیکرٹری صاحب
۷۶۸۱۔ فیروز الدین صاحب
۷۷۵۵۔ خواجہ عبدالغفار صاحب
۷۷۶۸۔ ڈاکٹر محمد لطیف صاحب
۷۷۸۷۔ میاں عطاء اللہ صاحب
۷۷۸۸۔ فضل الدین صاحب
۷۸۳۴۔ مولوی قدرت اللہ صاحب
۷۸۴۰۔ پیر عبدالعلی صاحب
۷۹۳۸۔ عبدالمجید صاحب۔
۷۹۴۶۔ محمد اکرم صاحب
۸۰۳۴۔ نصیر احمد خانصاحب
۸۱۵۰۔ منشی غلام محمد صاحب
۸۱۵۶۔ شیخ غلام رسول صاحب۔
۸۱۸۲۔ شیخ ظہور الدین صاحب
۸۱۹۹۔ خانزادہ امیر اللہ صاحب
۸۲۶۱۔ میاں مدد علی صاحب
۸۲۶۴۔ محمد عبدالحق صاحب
۸۳۰۳۔ مولوی غلام نبی صاحب
۸۳۱۹۔ محمد شفیع صاحب
۸۳۳۷۔ خانصاحب ذوالفقار علی خانصاحب
۸۳۶۸۔ محمد شفیع صاحب۔
۸۳۷۰۔ عبدالرزاق صاحب
۸۴۱۲۔ شیخ رحیم بخش صاحب

۸۴۳۱۔ شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب
۸۴۴۲۔ منیجر احمدیہ نرسنگ دہلی۔
۸۴۵۸۔ سید محمد مقصود علی شاہ صاحب
۸۴۷۶۔ ڈاکٹر فضل کریم صاحب
۸۵۲۵۔ میاں عبدالعزیز صاحب
۸۵۳۳۔ نصر اللہ خانصاحب
۸۵۵۲۔ جمعدار میجر علی محمد صاحب
۸۵۹۵۔ چودہری فقیر اللہ صاحب
۸۶۴۱۔ احمد الدین صاحب
۸۶۴۲۔ شیخ محمد حسین صاحب
۸۶۴۳۔ اخوند محمد اکبر صاحب
۸۶۶۱۔ راجہ غلام محمد صاحب۔
۸۶۷۴۔ سید محمود شاہ صاحب
۸۷۱۳۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
۸۷۳۰۔ صلاح الدین احمد صاحب
۸۷۴۴۔ محمد صدیق احمد صاحب
۸۷۵۵۔ چوہدری کریم بخش صاحب
۸۷۷۱۔ شیخ خادم حسین صاحب
۸۷۷۵۔ عباس علی شاہ صاحب
۸۷۸۰۔ شیخ محمد بخش صاحب۔
۸۸۱۸۔ عبدالغنی صاحب
۸۹۷۹۔ فتح محمد صاحب
۸۹۹۶۔ سید محبوب عالم صاحب
۹۰۱۷۔ جمعدار مظفر خانصاحب
۹۰۴۸۔ منشی غلام محی الدین صاحب
۹۰۹۲۔ ایم۔ اے جلیل فیضی۔
۹۱۰۳۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب
۹۱۲۶۔ محمد شجاعت علی صاحب
۹۱۳۰۔ ملک عبدالخالق صاحب
۹۱۳۶۔ محمد سعید صاحب
۹۱۴۳۔ سرانا فیض بخش صاحب
۹۱۷۱۔ ایم۔ ٹی۔ ایس عبدالقادر صاحب
۹۱۷۴۔ شیخ عبدالغنی صاحب
۹۱۷۵۔ میاں ناصر علی صاحب۔
۹۲۰۲۔ سردار فیض اللہ صاحب
۹۲۲۲۔ غلام رسول صاحب
۹۲۳۴۔ چوہدری پیر محمد صاحب
۹۲۴۰۔ سید زمان شاہ صاحب
۹۲۴۷۔ بابو عطاء اللہ صاحب

۹۲۸۷۔ غلام احمد صاحب
۹۲۹۴۔ محمد اسماعیل صاحب
۹۳۱۵۔ ملک غلام محمد صاحب
۹۳۲۵۔ غلام ہمدانی صاحب
۹۳۴۲۔ امام الدین گلاب الدین صاحب
۹۳۸۲۔ محمد احمد صاحب
۹۴۰۷۔ چوہدری اللہ رکھا صاحب
۹۴۴۲۔ چودہری صادق علی صاحب
۹۴۸۲۔ خواجہ محمد شریف صاحب
۹۵۰۰۔ محمد حسین صاحب
۹۵۲۸۔ ملک نبی محمد صاحب۔
۹۵۵۴۔ مرزا رشید احمد صاحب
۹۵۸۵۔ شیخ غلام احمد صاحب
۹۶۰۰۔ محمد ابراہیم صاحب
۹۶۰۱۔ شیخ اقبال الدین صاحب
۹۶۰۶۔ محمد عبداللہ سراج الدین صاحب
۹۶۱۵۔ درخانہ عطاء محمد صاحب
۹۶۱۸۔ شیخ دلاور علی صاحب
۹۶۲۱۔ شیر محمد خانصاحب۔
۹۶۳۲۔ محمد یعقوب صاحب۔
۹۶۳۹۔ بہاء الحق صاحب
۹۶۶۹۔ اللہ رکھا صاحب
۹۶۸۲۔ سید محمد شاہ صاحب
۹۶۸۷۔ ایم۔ ایچ صاحب
۹۷۰۴۔ محمد صدیق محمد حسین صاحب
۹۷۰۸۔ نور محمد صاحب
۹۷۱۵۔ خان صاحب عبداللہ خان صاحب۔
۹۷۳۵۔ شیخ فضل حق صاحب
۹۷۴۰۔ غلام قادر صاحب
۹۷۶۳۔ احمد حسین صاحب
۹۸۰۰۔ سید افضل علی صاحب
۹۸۰۳۔ سید رسول شاہ صاحب
۹۸۰۷۔ منشی محمد اسمٰعیل صاحب
۹۸۳۴۔ مختار احمد صاحب
۹۸۵۰۔ چوہدری عبدالرشید صاحب
۹۸۵۱۔ میاں محمد مراد صاحب۔
۹۸۵۹۔ شیخ سلطان علی صاحب
۹۸۷۴۔ میاں خیر اللہ صاحب ٭ص

ص٭ ۹۸۸۱۔ صوفی علی محمد صاحب
۹۸۸۷۔ چوہدری فضل احمد صاحب
۹۸۹۳۔ منشی کرم الدین صاحب
۹۸۹۸۔ منشی عبداللہ صاحب

۹۹۲۶۔ خواجہ محمد صدیق صاحب
۹۹۳۵۔ قاضی عبدالرحمٰن صاحب
۹۹۴۴۔ چوہدری خانصاحب
۹۹۵۴۔ منشی برکت علی صاحب

۹۹۶۴۔ آئی۔ اے حلیم صاحب
۹۹۷۸۔ حکیم عبدالصمد صاحب
۱۰۰۰۵۔ چوہدری شیر محمد صاحب
۱۰۰۳۴۔ حبیب اللہ خانصاحب

۱۰۰۶۱۔ شاہ شکیل صاحب
۱۰۰۶۶۔ شیخ مختار غنی صاحب
۱۰۰۷۳۔ سید عبدالمجید صاحب
۱۰۰۷۴۔ محمد عبداللہ صاحب

۱۰۰۷۵۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب
۱۰۰۸۴۔ مقبول حسین صاحب
۱۰۰۹۷۔ پیر محمد زمان شاہ صاحب
۱۰۱۰۲۔ چراغدین صاحب

۱۰۱۱۵۔ عبدالوحید صاحب
۱۰۱۲۵۔ چوہدری عبداللہ خانصاحب
۱۰۱۳۱۔ محمد رمضان احمد صاحب
۱۰۱۴۷۔ محمد احمد صاحب

انڈین ڈائرکٹری

۱۹۳۶ء کی نئی اردو ایڈیشن جس میں ہزارہا ہندوستانی تاجروں کارخانہ داروں سوداگروں اور مینوفیکچروں کے مکمل ایڈریس معہ کاروباری تفصیل بہترین اور کارآمد تجارتی معلومات مشہور شہروں اور تمام ریاستوں کے مکمل گائیڈ بے شمار تاریخی اور جغرافیکل مضامین کے علاوہ ممالک غیر کے پتہ جات درج کئے گئے ہیں۔ کاروباری دنیا۔ خصوصاً ایجنسیوں مینوفیکچروں اور اشتہار بازوں کے لئے یہ کتاب ازحد مفید کارآمد اور دلچسپ ثابت ہوگی۔ بڑے سائز کے ۲۰۰ صفحے مجلد قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہر خریدار کو ایک سال کے لئے رسالہ رہنمائے تجارت مفت ارسال کیا جائیگا۔

منگوانیکا پتہ:۔ **مینجر ڈائرکٹری پبلشنگ ہاؤس قیصری باغ روڈ امرتسر**

عمدہ موقع کی زمین قابل فروخت

۱۔ دو قطعہ زمین قریباً چار کنال واقعہ محلہ دارالفضل متصل فارم اور سٹیشن کے قریب جس میں قریباً دو کنال کے ٹکڑے کے چاروں طرف اور دو کنال قطعہ کے تین طرف سڑکیں ہیں۔ عین آبادی میں قابل فروخت ہیں۔ قیمت ۵۰۰/- روپیہ فی کنال ہوگی۔ ۲۔ ایک قطعہ زمین قریباً ۲۱ مرلہ واقعہ محلہ دارالرحمت متصل سٹور ریتی چھلہ والے بھی گھر کے سامنے محمد عمر صاحب کے مکان کے پچھلی طرف قابل فروخت ہے قیمت پورے قطعہ کی ۸۰۰ روپیہ ہے خواہشمند اصحاب حضرت میاں بشیر احمد صاحب کو قیمت ادا کر کے زمین خرید سکتے ہیں قیمت بہر حالت میں نقد لی جائیگی۔

اکبر علی انسپکٹر آف ورکس قادیان

تمام روئے زمین کے لوگوں کیلئے ایک عظیم الشان بشارت

محامد خاتم النبیین

رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وعلےٰ آلہ واصحابہ وسلم اجمعین از تحریرات حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو کتابی سائز پر ۳۰۶ صفحات کی ضخیم کتاب ہے۔ عمدہ کاغذ پسندیدہ لکھائی اور اعلےٰ چھپائی کے باوجود قیمت صرف ۴؍ یہ کتاب انشاء اللہ جلسہ سالانہ تک شائع ہو جائیگی۔

رسالہ درود شریف

کاغذ وغیرہ بہت عمدہ صفحات ۲۰۰ ۔ اصل قیمت ۸؍ لیکن سالانہ جلسہ کی مبارک تقریب پر رعایتی قیمت ۶؍ اب صرف چند کاپیاں باقی ہیں۔

رسالہ تبدیلئے عقائد مولوی محمد علی صاحب

معہ مکمل جواب الجواب۔ ۲۰۰ صفحات کی اہم کتاب صرف ۵؍ ہے۔

جدید نقشہ آبادی قادیان

جو اسی سال چھپ کر شائع ہوا ہے۔ قیمت کاغذ اعلےٰ ۱۲؍ کاغذ درمیانی ۸؍ کاغذ متوسط ۶؍

خاکساران۔ محمد احمد و عبد الکریم و پسران مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔ قادیان

ملنے کا پتہ:۔ **کتب خانہ ایشیائی قادیان**

دار الادب پنجاب کی مطبوعات

وہ کتابیں جنہوں نے ادبیات اردو میں انقلاب پیدا کر دیا ہے

لیلیٰ کے خطوط اور روزنامچہ — ہندوستان کے مشہور فلسفی ادیب قاضی عبد الغفار کی شاہکار تصنیف فطرت انسانی کے دو نقش۔ ایک فریاد ہے غم نصیب عورت کی۔ ایک داستان ہے عیش پرست "مرد ظالم" کی۔ موجودہ ہندوستانی سوسائٹی کے عبرتناک حالات۔ تمدن۔ مذہب اور معاشرت پر دلچسپ بحث قیمت تین روپے آٹھ آنے۔

ایوان تصور — بلبل ہند شریمتی سروجنی نیڈو کے دلکش اور رنگین گیتوں کی آواز۔ ترجمہ از ظفر قریشی دہلوی بی۔ اے۔ ہندوستانی معاشرت کی خوب صورت تصویر۔ مشرقی تمدن کا دلفریب مرقع۔ اوقات فرصت میں وجد آور کیفیات پیدا کرنے والی کتاب قیمت دو روپے۔

عجیب — قاضی عبد الغفار کی تازہ تصنیف۔ عجیب کلب کے عجیب ممبروں کے عجیب حالات۔ پھڑکتی ہوئی آپ بیتیاں۔ زندگی کے مختلف عنوانات پر دلچسپ بیانات۔ قیمت ایک روپیہ۔

انقلاب ۱۸۵۷ء کی تصویر کا دوسرا رخ — غدر ۱۸۵۷ء چند شوریدہ سر فوجیوں کی سرکشی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ ہندوستانی محبان وطن کی آزادی کے لئے پہلی کوشش تھی۔ غیر ملکی حکومت کے مظالم نہتے شہریوں پر۔ مترجمہ شیخ حسام الدین بی۔ اے۔ قیمت ایک روپیہ۔

انقلاب فرانس — مشہور محب وطن نوجوان ادیب باری کی زبردست تصنیف۔ تاریخ انقلاب فرانس کا خونیں ورق۔ ہندوستانی نوجوانوں کے لئے شمع ہدایت قیمت بارہ آنے۔

ملنے کا پتہ:۔ **دار الادب پنجاب بارود خانہ سٹریٹ لاہور**

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲(۱) ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی بہاول ولد قاسم ذات ڈانہ سکنہ اچھروالی تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۰/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲(۱) ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی رمضان ولد کالو ذات بلوچ سکنہ مجہاں خورد تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۳/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲(۱) ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی زمان خان ولد سلطان خان ذات بلوچ سکنہ شادی تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۶/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲(۱) ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی اللہ یار ولد سوہنا ذات بلوچ سکنہ چک ۲۱۲ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۵/۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲(۱) ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی کرم ولد گہنہ ذات کنڈوہا سکنہ چک ۱۸۱/۴ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے ۱۳/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام دریام برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲(۱) ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی ولی ولد لہنہ ذات ہری سکنہ کوٹ محبت شاہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۲/۱۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲(۱) ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی بہادر ولد محمد بخش ذات سیال ساہجر سکنہ ساہجر کلاسن تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۶/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲(۱) ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمد شاہ ولد پیر شاہ ذات قریشی سکنہ کوٹ بہادر شاہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۶/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲(۱) ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمد رمضان ولد مراد ذات تیلی سکنہ احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۴/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۶ دسمبر ۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲(۱) ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی احمد بخش ولد غازی محمد ذات عیسائی رومن کیتھولک سکنہ چک ۵ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۳/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲(۱) ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی رمضان ولد جیندا ذات بادی سکنہ شادی تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۶/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲(۱) ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی دریام ولد جیندا خان ذات بلوچ سکنہ شادی تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۶/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہئے۔ تحریر مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

جنیوا ۱۳ دسمبر- لیگ کے حلقوں کا خیال ہے۔ کہ لیگ تجاویز مصالحت کو منظور نہیں کرے گی۔

قاہرہ ۱۳ دسمبر- حکومت برطانیہ مصر کے دستور ۱۹۲۳ء سے متفق ہو گئی ہے۔ ملک فواد شاہ مصر نے دستور کے اجراء کے متعلق شاہی فرمان پر دستخط کر دیئے ہیں۔

لاہور ۱۳ دسمبر- پنجاب گورنمنٹ کے ایک "غیر معمولی گزٹ" میں یہ اعلان شائع ہوا ہے کہ گورنر جنرل باجلاس ان اختیارات کی رُو سے جو ان کریمینل لاء امنڈمنٹ ایکٹ کی دفعہ ۱۰ کے مطابق حاصل ہیں۔ اعلان کرتے ہیں۔ کہ ضلع گورداسپور کی حدود میں وہ جرم جو دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کے ماتحت کیا جائیگا۔ وہ قابل دست اندازی پولیس ہوگا دفعہ ۱۸۸ کے ماتحت جرم کا مطلب کسی سرکاری ملازم کے باقاعدہ جاری کردہ حکم کی خلاف ورزی کرنا ہے۔

لنڈن ۱۳ دسمبر- ایم لوال اور سر سیموئل ہور کی ترمیم شدہ تجاویز مصالحت کی مختصر کیفیت یہ ہے۔ کہ آساب کی بندرگاہ حبشہ کو دیدی جائے۔ اور وہاں سے عدیس ابابا تک اہل حبشہ کے لئے راستہ کھلا چھوڑا جائے۔ ٹگرے کا سارا علاقہ اٹلی کو نہ دیا جائے بلکہ صرف شمالی حصہ جس میں اڈووا۔ ایڈیگریٹ اور مکالزی بھی شامل ہیں۔ اٹلی کے حوالے کر دیا جائے۔ اوگاڈن بھی اٹلی کے حصہ میں دے۔ مگر حبشہ کا باقی تمام علاقہ بہ شمولیت اس علاقہ کے جو اطالوی آبادکاروں کے لئے مخصوص کیا جائے گا۔ لیگ کے کنٹرول میں رہے۔ اور اس علاقہ میں اٹلی کو پولیس رکھنے کی اجازت نہ ہو۔

لنڈن ۱۳ دسمبر- آج آئرلینڈ کی پارلیمنٹ میں آئرلینڈ سینٹ کو اڑا دینے کی قرارداد منظور ہو گئی۔ اب فری سٹیٹ کے لئے صرف ایک مجلس قانون ساز رکھی جائیگی

روما ۱۳ دسمبر- اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جنوبی محاذ پر عنقریب ایک زبردست جنگ ہوگی۔ حبشی سپہ سالار چالیس ہزار سپاہیوں کا لشکر جمع کر رہا ہے۔

امرتسر ۱۴ دسمبر- گذشتہ شب امرتسر کی ایک مسجد کے سامنے ایک سکھ کے ڈھول بجانے پر چند مسلمانوں اور سکھ میں تکرار ہو گئی سکھ ایک مسلمان پر کرپان سے حملہ کر کے فرار ہو گیا۔

لاہور ۱۴ دسمبر- پریس ایکٹ کے ماتحت صوبہ کی فضاء کو خراب کرنے کے الزام میں لاہور کے اخبار کرم ویر سے ایک ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ اور اخبار بھارت ماتا کی ایک ہزار روپے کی ضمانت ضبط کر لی گئی ہے۔ اور اس سے چار ہزار کی مزید ضمانت طلب کی گئی ہے

عدیس ابابا ۱۴ دسمبر- شاہ حبشہ نے لیگ آف نیشنز کو جو پروٹسٹ بھیجا ہے۔ اس میں اس بات کی وضاحت کی ہے۔ کہ حکومت حبشہ مصالحت کے متعلق ہر قسم کی خفیہ گفت و شنید کے سخت خلاف ہے۔

کانگڑہ ۱۴ دسمبر- ریاست منڈی کے راجہ نے ریاست میں ہندی زبان کو سرکاری زبان قرار دیا ہے۔

کلکتہ ۱۴ دسمبر- کلکتہ کارپوریشن کے بہت سے مسلم ارکان نے ہندو ارکان کے ناروا رویہ کے خلاف بطور پروٹسٹ استعفے پیش کر دیئے ہیں۔ مسلمان ارکان کا مطالبہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو کارپوریشن میں پچیس فی صدی ملازمتیں دی جائیں۔

بمبئی ۱۴ دسمبر- امریکہ کی سینیٹ کے ایک رکن نے جو بمبئی آیا ہوا ہے۔ ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ امریکہ چاندی کے متعلق اپنی پالیسی جاری رکھے گا۔ اس سے بازار صرافہ میں مزید تشویش پیدا ہو گئی ہے۔

احمد آباد ۱۴ دسمبر- احمد آباد کے نزدیک ایک تعلقہ میں مال کی درآمد اور برآمد پر محصول کے متعلق کسانوں میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ چھ نمبردار بطور پروٹسٹ مستعفی ہو گئے ہیں۔

کلکتہ ۱۴ دسمبر- کل بنگال لیجسلیٹو کونسل میں ایک سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے کہا کہ کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت نظربند ہونے والے اشخاص کافی الاؤنس کے حقدار ہیں۔

لنڈن ۱۴ دسمبر- برطانوی اخبار "نیوسٹیٹسمین" نے بنگال گورنمنٹ کے پنڈت جواہر لال نہرو کے خلاف اس الزام پر رائے زنی کرتے ہوئے کہ پنڈت صاحب نے اچھوت اقوام کی اصلاح کے پردے میں سیاسی ایجی ٹیشن جاری رکھنے کے پروگرام کی حمایت کی ہے لکھا ہے۔ کہ بنگال گورنمنٹ اس الزام کو صحیح ثابت کرے یا پبلک طور پر اسے واپس لے

لنڈن ۱۴ دسمبر- لنڈن بحری کانفرنس کے اجلاس میں جاپانی وفد نے مطالبہ کیا ہے کہ کانفرنس میں شامل ہونے والی پانچوں حکومتوں پر بحری اسلحہ کی مشترکہ آخری حد کا اطلاق کیا جائے اس سے قبل جاپان صرف تین طاقتوں پر اس شرط کے اطلاق کا مؤید تھا۔

نئی دہلی ۱۴ دسمبر- جنوری ۱۹۳۶ء کے ابتدا میں تمام صوبائی حکومتوں کے نمائندوں کی ایک مشترکہ کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس میں تمام صوبوں میں صوبجاتی خود مختاری کے بیک وقت اجراء کے متعلق مشترکہ مسائل پر غور کیا جائے گا۔

لاہور ۱۴ دسمبر- پنجاب یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ نے ایف اے اور بی اے کے لئے ہر روز دو پرچے دینے کے متعلق فیصلہ کی تصدیق کی ہے۔ تاہم فیصلہ کیا ہے۔ کہ ڈیٹ شیٹ بنانے کے وقت طلباء کی سہولت کا خیال رکھا جائے گا۔

لاہور ۱۴ دسمبر- کرپانوں پر سے پابندیاں ہٹانے کے متعلق سکھ وفد سے گورنر پنجاب نے تبادلہ خیالات کرتے ہوئے کہا۔ گورنمنٹ اسلحہ کے متعلق کسی خاص فرقہ پر سے پابندیاں اڑا دینے کے لئے تیار نہیں نیز کہا۔ کہ پولیس کے خلاف الزامات کی خاص واقعات کے متعلق تحقیق ہوگی۔ اور مسلم اخبارات کے خلاف حسب ضرورت پوری کارروائی کیجائیگی

راولپنڈی ۱۴ دسمبر- صوبہ سرحد کی ریاست پھلیرہ نے اقتصادی ادبار کے پیش نظر مالیہ میں بیس فیصدی کی کمی کر دی ہے۔

پشاور ۱۴ دسمبر- ایبٹ آباد شہر کے ایک حصہ میں آگ لگ گئی۔ دو گھنٹہ کی متواتر کوششوں کے بعد آگ پر قابو پایا گیا نقصان کا اندازہ تیس ہزار روپیہ کیا جاتا ہے

واردھا ۱۴ دسمبر- مسٹر گاندھی کی صحت رُو بہ ترقی ہے۔ خون کا دباؤ معمولی حالت پر آگیا ہے۔

کابل (بذریعہ ڈاک) حکومت افغانستان نے مڈل اور ہائی کلاس کے طالبعلموں کے لئے مفت تعلیم کا انتظام کیا ہے۔

پشاور ۱۴ دسمبر- حکومت سرحد کا گزٹ مظہر ہے۔ کہ قانون تحفظ عامہ کی بعض دفعات میں ۲۹ دسمبر ۱۹۳۵ء سے ایک سال کے لئے اضافہ کر دیا گیا ہے۔

مالیر کوٹلہ ۱۴ دسمبر- معلوم ہوا ہے۔ خان بہادر ملک زمان مہدی خاں نے جو ریاست مالیر کوٹلہ کے وزیر داخلہ و خارجہ تھے۔ استعفےٰ دیدیا ہے۔

روما ۱۴ دسمبر- معلوم ہوا ہے۔ سائینور مسولینی تجاویز مصالحت کے متعلق گرانڈ فسطائی کونسل سے مشورہ کرنے کے بعد اپنا فیصلہ دے گا۔

لنڈن ۱۴ دسمبر- مزدور پارٹی نے پارلیمنٹ میں مصالحت کی تجاویز کے سلسلہ میں گورنمنٹ کی کارروائی پر اظہار افسوس کا رزولیوشن پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

لاہور ۱۴ دسمبر- کانگرس کے جوبلی پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے ڈاکٹر ستیہ پال پنجاب کا دورہ کریں گے۔

امرتسر ۱۴ دسمبر- گیہوں تیار ۲ روپے ۶ آنے نخود تیار ۲ روپے ۱ آنہ ۳ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۲ آنے اور چاندی دیسی ۵۸ روپے ۱۲ آنے ہے۔

احمد آباد ۱۴ دسمبر- احمد آباد میونسپل کمیٹی نے کانگرس جوبلی منانے کا فیصلہ کیا ہے

نئی دہلی ۱۴ دسمبر- اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے کہ ہندوستان کی ناریل کی صنعت کی

تبسم الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا- اور قادیان سے ہی شائع کیا- ایڈیٹر- غلام نبی